148086- غیر شرعی (زنا سے پیداشدہ) اولاد کی تربیت میں مشکل درپیش ہے تربیت

سوال

میرے خاوند کے ساتھ تقریبا بیس برس سے تعلقات ہیں میں اس سے پہلی بار جب ملی تو مسلمان نہیں تھی پھر میں طویل عرصہ کے بعد مسلمان ہوگئی اس لیے میرے اسلام قبول کرنے سے قبل اس سے چار بچے ہیں، بلکہ یہ سب شادی سے قبل پیدا ہوئے.

ہمارا تعلق صرف دوستی کا تھا، میں نے بالآخر یہ پڑھا کہ جو بچے شادی کے بغیر غیر شرعی طریقہ سے پیدا ہوتے ہیں ان میں کچھ شر وبرائی کی مقدار پائی جاتی ہے، کیا یہ بات صحیح ہے، اوراس حالت کو صحیح کرنے کے لیے کیا کرنا ہوگا ؟

دوسری مشکل یہ ہے کہ :

میرا خاوند دین کا التزام نہیں کرتا، بلکہ پکا شراب نوش ہے، جس کا میری اولاد کی تربیت پر بہت اثر پڑا ہے، جس کے نتیجہ میں انہیں نماز جمعہ ادا کرنے کی عادت تک نہیں پڑی حالانکہ ان کی عمر سترہ برس سے زائد ہو چکی ہے.

میں نے ان کی راہنمائی کی بڑی کوشش کی ہے لیکن اس سلسلہ میں مجھے ابھی تک مشکلات کا سامنا ہے، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

زنا سے پیداشدہ بچے کو کوئی قصوراور گناہ نہیں، اور زنا جیسے
قبیح جرم کا گناہ سے پیداشدہ بچے کو نہیں ہے، رہا مسئلہ اس کی اصلاح یا انحراف کا
تو اس کے بہت سارے اسباب اور عوامل ہیں :

ان عوامل اور اسباب میں سب سے اہم ترین سبب اچھی تربیت ہے، اگر
بچہ اچھی تربیت حاصل کرلے تو وہ معاشرے میں کوئی عار نہیں پا سکتا، اور وہ دوسرے
بچوں کی طرح استقامت کے زیادہ قریب ہوگا.

زنا سے پیداشدہ اولاد میں زیادہ انحراف اس لیے ہوتا ہے کہ اکثر
اور غالب طور پر ان کی صحیح دیکھ بھال نہیں کی جاتی اور ان کا کوئی اہتمام نہیں
کرتا، اور لوگوں کی جانب سے وہ نفرت پاتے ہیں تو اس وجہ سے شریر قسم کے برے اور
منحرف لوگ اسے اپنا آلہ کار بنا لیتے ہیں.

تربیت جیسا معاملہ توصبر و تحمل اور جدوجھد کا محتاج ہے، کتنے
ہی خاندان اور گھرانے تربیت کی مشکل سے دوچار ہیں، خاص کر جب بچے جوانی کی دہلیز پر
قدم رکھتے ہیں، اور خاص کر جب والدان کی تربیت میں کوتاہی اور سستی کرتا ہے، یا
پھر والدان سے دور رہتا ہے، یا والد خود غلط راہ پر ہو.

اس لیے ہماری وصیت اور نصیحت یہی ہے کہ آپ صبر و تحمل سے کام
لیں، اور اپنی اولاد کے ساتھ محبت و شفقت اور نرمی کا برتاؤ کریں، اور ان کے لیے
ایسا ماحول یسر اور پیدا کریں جو نیکی و صلاح اور سیدھی راہ والا ہو.

اور ان کے فارغ اوقات میں انہیں فائدہ مند امور میں مشغول رکھنے
کی کوشش کریں، اور ان کے دل مسجد یا اسلامک سینٹر کے ساتھ مربوط کریں.

اور اسی طرح انہیں مطالعہ کرنے اور حصول علم کی ترغیب دلائیں،
اور اذکار و دعاؤں اور قرآن مجید پڑھنے کے ساتھ ان کے ایمان مضبوط بنائیں.

اور اس سلسلہ میں آپ اطاعت و فرمانبرداری اور نیکی کے مواسم و
سیزن کو موقع غنیمت بنائیں مثلا رمضان المبارک کا مہینہ، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ
سبحانہ و تعالی سے ان کی ہدایت و اصلاح کی کثرت سے دعا کیا کریں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشک و شبہ تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں: مظلوم کی دعا، اور
مسافر کی دعا، اور والد کی اپنی اولاد کے لیے دعا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) سنن ابو داود حدیث نمبر (1563)
سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3862) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے
صحیح قرار دیا ہے.

عظیم آبادی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ: " والد کی دعا " یعنی اپنے بچے کے لیے کی گئی دعا یا پھر
اس کے خلاف بد دعا کرنا، یہاں والدہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ والدہ کا حق بہت زیادہ
ہے، اس لیے اس کی دعا کی قبولیت تو بالاولی ہوگی " انتہی

دیکھیں : عون المعبود (276/4).

آپ کو اپنے خاوند کی اصلاح اور استقامت کے لیے بھی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ بچوں کی تربیت میں شریک ہو سکے، اور آپ دونوں سب سے عظیم فریضہ نماز کی دیکھ بھال زیادہ کریں اور اس کی پابندی کریں اور اولاد سے پابندی کرائیں.

کیونکہ نماز تو دین کا ستون ہے، اور جو نماز ادا نہیں کرتا اس کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہتا.

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد کی اصلاح کر کے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے.

واللہ اعلم.